تحریک اسلامی

کا آئندہ لائحہ عمل

ترتیب و پیشکش: عطاءالرحمن چوھان

پسِ منظر

فروری 1957 میں جماعت اسلامی کے ارکان کے اجتماع منعقدہ ماچھی گوٹ میں اس غرض سے منعقد ہوا کہ جماعت اسلامی کے پچھلے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل کے متعلق ایک واضح اور قطعی فیصلہ کیا جائے۔ اس موقع پر مولانا مودودیؒ نے مفصل قرارداد پیش کی تھی، جس میں سابقہ طریقہ کار اور آئندہ لائحہ عمل پر بحث کی گئی تھی، اس کی تشریح وتوضیع کے لیے مولانا کی مفصل تقریر کا خلاصہ پیش کیا جائے گا۔

قرارداد

جماعت اسلامی اب یہ طے کرتی ہے کہ آئندہ کوئی دوسرا فیصلہ ہونے تک ان تین اجزاء کو عملی جامہ پہنایا جاتا رہے گا۔ اس لائحہ عمل کا چوتھا جز نظام حکومت کی اصلاح سے متعلق ہے اور سب سے اہم اور فیصلہ کُن ہے کہ معاملات زندگی کی زمام کار صالحین کے ہاتھ میں ہے یا فاسقین کے ہاتھ میں، دنیا کی امامت خدا کے مطیع بندوں کو حاصل ہے یا باغیوں کے ہاتھ میں۔ جماعت اسلامی کے نزدیک اقامت دین کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک اقتدار پر دین کا

قرارداد-2

کا تسلط قائم نہ ہو جائے۔ دین کا تسلط یک لخت قائم نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ایک تدریجی عمل ہے، جو بے دین نظام کے مقابلے میں دینی نظام چاہنے والوں کی پیہم کشمکش اور درجہ بدرجہ پیش قدمی سے ہی مکمل ہوا کرتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اس چوتھے جز کو بھی جماعت اسلامی نے نصب العین میں شامل کرلیا ہے۔ دس سالہ جدوجہد کے بعد جماعت اسلامی لادینی نظام کے حامیوں کے مقابلے میں دینی نظام کے قیام کے لیے ایک اہم مرحلے تک پہنچ چکی ہے۔ ملک کے دستور میں دینی نظام کے بنیادی اصول منوائے جا چکے ہیں اور اب ان اصولوں کو ملک میں عملاً نافذ کرنے کا انحصار قیادت کی تبدیلی پر ہے۔ جس کے لیے اس لائحہ عل کے چاروں اجزاء پر توازن کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس جدوجہد میں اس لائحہ عمل کے چاروں اجزء میں توازن قائم رکھنا ہو گا۔ جماعت اسلامی انقلاب کے لیے دستوری راستہ انتخابات کو ہی درست سمجھتی ہے۔

قرارداد کے بنیادی نکات

1۔ جماعت اسلامی جس مقصد کے لیے قائم ہوئی تھی اور جن اصولوں کی پابندی کا عہد کیا تھا، جماعت اسلامی اسی نصب العین کی طرف انہی اصولوں کی پابندی کے ساتھ بڑھتی چلی آ رہی ہے۔

2۔ 1951 میں تحریک کا جو لائحہ عمل طے ہوا تھا وہ بالکل صحیح توازن کے ساتھ مقصد تحریک کے نظری اور عملی تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور وہی آئندہ کا لائحہ عمل بھی رہنا چاہیے۔

3۔ لائحہ عمل کے تین اجزائ تحریک کے یوم آغاز سے چلے آ رہے ہیں، اس پر عمل درآمد کے لیے جو پروگرام پیش کیا گیا تھا وہ موزوں اور کافی ہے۔

4۔ چوتھے جزکے لیے تقسیم ہند سے قبل عمل ممکن نہ تھا، اب وہ مواقع میسر ہیں اور امکانات پیدا ہو رہے ہیں اس لیے تحریک نے صحیح وقت پر اسے لائحہ عمل میں شامل کر لیا ہے۔

قرارداد کے بنیادی نکات

5۔ دس سالہ جدوجہد نے ثابت کیا ہے کہ اس لائحہ عمل میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں بلکہ چاروں اجزاء پر صحیح توازن کے ساتھ یکساں کام کیا جائے۔
6۔ اس لائحہ عمل پر کام کرنے میں توازن تو یقینا مطلوب ہے مگر عدم توازن کو کسی وقت بھی اس کے کسی جزء کے ساقط یا معطل یا موخر کرنے کے لیے دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔
7۔ ہم انتخابات سے بے تعلق نہیں رہ سکتے خواہ ان میں بالواسطہ حصہ لیں یا بلاواسطہ یا دونوں طرح
8۔ اس معاملے کو مجلس شوریٰ پر چھوڑ دینا چاہیے کہ وہ ہر انتخاب کے موقع پر یہ فیصلہ کرے کہ ہم تینوں طریقوں میں سے کس طریقے پر انتخابات میں حصہ لیں۔

قرارداد کا نکتہ اول

جماعت اسلامی اس پر مطمئن ہے کہ تحریک اسلامی کا جو لائحہ عمل 1951 میں پیش کیا تھا، وہ بالکل صحیح اور مقصد تحریک کے تمام نظری اور عملی تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور وہی آئندہ بھی اس تحریک کا لائحہ عمل رہنا چاہیے۔ اس لائحہ عمل کے تین اجزاء (تطہیر و تعمیر افکار، صالح افراد کی تلاش و تنظیم و تربیت اور اجتماعی اصلاح کی سعی) تھے، البتہ ان کو عمل میں لانے کی صورتیں حالات اور ضروریات و وسائل و ذرائع کے مطابق بدلتی رہی ہیں۔

پندرہ سالہ جدوجہد گواہ ہے کہ تمام امکانی لغزشوں اور کوتاہیوں کے باوجود جماعت اس نصب العین پر قائم رہی، آزمائشوں اور آلائشوں کے باوجود ہم نصب العین پر ثابت قدم رہے۔

قیام جماعت کے وقت مسلمانوں میں جو تحریکیں اور جماعتیں کام کر رہی تھیں وہ اسلام کے نصب العین کو یا سمجھتی نہ تھیں یا سمجھنے کے باوجود اسے اپنا حقیقی مقصود بنانے میں ناکام تھیں۔

قرارداد کا نکتہ اول۔۔جماعت اسلامی کا نصب العین کیا تھا؟

جماعت اسلامی کا نصب العین اس آیت سے اخذ کیا گیا تھا:
ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔
وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو پوری جنس دین پر غالب کر دے، خواہ یہ کام مشرکوں کو ناگوار گزرے۔
الھدیٰ سے مراد دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ یعنی انفرادی برتاو، خاندانی نظام، سوسائٹی کی ترکیب، معاشی معاملات، ملکی نظام، سیاسی حکمت عملی، بین الاقوامی تعلقات، غرض زندگی کے تمام پہلووں میں انسان کا صحیح رویہ کیا ہونا چاہیے۔

قرارداد کا نکتہ اول۔۔جماعت اسلامی کا نصب العین کیا تھا؟ دین حق کیا ہے؟

دین حق یہ ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کی، خود اپنے نفس کی اور تمام مخلوقات کی بندگی اور اطاعت چھوڑ کر صرف اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرے اور اسی کی بندگی اور اطاعت کرے۔
فرد کے انفرادی اور سوسائٹی کے تمام اجتماعی معاملات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوں۔ سوسائٹی کا نظام تعلیم، معیشت، سیاسی، قومی اور بین الاقوامی تعلقات، سماجی معاملات سمیت سب کچھ صرف اللہ کی اطاعت میں ہوں اور ان میں کوئی علاقائی، قومی اور بین الاقوامی رسوم، قوانین اور روایات کی امیزش نہ ہو۔ دنیا میں رائج جدید جہالتوں جمہوریت، سرمایہ داری، سوشلزم، آمریت اور فوجی ڈیکٹیٹرشپ سمیت کسی کے اطاعت کے بجائے اللہ کی اطاعت لازم قرار پائے۔

نصب العین کے حصول کا راستہ

1۔ انسان بالعموم اللہ کی حاکمیت واقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرے، اس کے بھیجے ہوئے قانون کو اپنی زندگی کا قانون تسلیم کرے اور اس میں کسی دوسری اطاعت کو جمع نہ کرے۔ مثلاً غیر الٰہی نظامات میں سے کسی ایک پر ترجیح دینا، کسی فاسد نظام کی حمایت کرنا، کسی فاسد نظام میں اپنے لیے جگہ بنانا۔ جو دین حق کا داعی ہو اسے ان تمام قضیوں سے دور رہ کر خالص اقامت دین پر کام کرنا چاہیے۔

2۔ نصب العین کے لیے صرف ان لوگوں پر مشتمل تنظیم بنائی جائے جو اس دعوت کو شعوری طور پر قبول کریں، جو بندگی اور اطاعت کو خالص اللہ کے لیے خالص کریں اور وہ کسی دوسرے نظام کے نہ معترف ہوں اور نہ ہمدردی رکھتے ہوں۔

3۔ غیر الٰہی نظام اطاعت پر حملہ کیا جائے، اس کو رد کرنے کے ساتھ اللہ کی حاکمیت قائم کرنے پر ساری جدوجہد کی جائے۔

دستور جماعت میں نصب العین کی تشریح

"عملاً اقامت دین (یعنی حکومت الٰہیہ یا اسلامی نظام زندگی کا قیام) اور حقیقۃ رضائے الٰہی اور فلاح اُخروی کا حصول"
اقامت دین یعنی اس کا تعلق انفرادی اور اجتماعی زندگی سے، نماز، روزے، حج، زکوۃ سے، معیشت، معاشرت، تمدن، سیاست سمیت ہر شعبہ زندگی میں دین کی اطاعت لازم ہو۔
جماعت اسلامی محدود معنوں میں کوئی سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک اصولی جماعت ہے، جو پوری انسانی زندگی کے لیے ایک جامع اور عالمگیر نظریہ حیات پر یقین رکھتی ہے۔ اس نظریہ کو انسانی عقائد افکار، اخلاق و عادات، علوم و فنون، ادب و آرٹ، تمدن و تہذیب، مذہب و معاشرت، معاشی، سیاسی اور نظام مملکت اور بین الاقوامی تعلقات پر حاوی رکھنا چاہتی ہے۔

جماعت اسلامی کی دعوت

1۔جماعت اسلامی بندگان خدا کو بالعموم اور جو پہلے سے مسلمان ہیں ان کو بالخصوص اللہ کی بندگی کی دعوت دیتی ہے۔
2۔یہ کہ جو شخص بھی اسلام قبول کرلے یا اس کو ماننے کا دعویٰ کرے اس کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے منافقت اور تناقص کو خارج کرکے یک رنگی اختیار کرے۔
3۔یہ کہ زندگی کا نظام جو آج باطل پرستوں اور فساق وفجار کی رہنمائی میں چل رہاہے،زمام کار خدا کے باغیوں کے ہاتھ میں ہے، ہم دعوت دیتے ہیں کہ اسے بدلا جائے اور اقتدار مومنین اور صالحین کے ہاتھوں میں منتقل کیا جائے۔

بندگی رب کا مفہوم

انسان خدا کو حقیقی معنوں میں الہ، رب، معبود، حاکم، آقا، مالک، رہ نما، قانون ساز، محاسب اور مجاز تسلیم کرے اور اپنی زندگی کے ہر شعبے کو اللہ کے سپرد کرے۔ ہماری زندگی کا سارا کاروبار اسی ک پیروی میں چلے اور ہم ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی زندگی کے کسی چھوٹے سے چھوٹے شعبے میں بھی اس نظام حق کے خلاف کسی دوسرے نظام کے تسلط کو برداشت نہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔

منافقت اور دورنگی

منافقت سے مراد یہ ہے کہ آدمی جس دین کی پیروی کا دعویٰ کرے اس کے بالکل مخالف نظام زندگی کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دے۔ اگر مسلط ہے تو اس کو بدلنے کی سعی وجدوجہد نہ کرے، بلکہ اس فاسد نظام میں اپنے لیے جگہ بنانے کی کوشش کرے۔ اس نظام پر راضی رہے۔ یہ کھلی منافقت اور دورنگی ہے۔ اس کو ختم کر کے خالص اللہ کے دین کے قیام کے لیے خود کو وقف کیا جائے۔

چار نکاتی لائحہ عمل (1951)

1۔ تطہیر و تعمیر افکار
2۔ صالح افراد کی تلاش، تنظیم اور تربیت
3۔ اجتماعی اصلاح کی سعی / اصلاح معاشرہ
4۔ نظام حکومت کی اصلاح

1۔ تطہیر و تعمیر افکار

1۔ غیر اسلامی قدامت کے جنگل کو صاف کر کے اصل اور حقیقی اسلام کی شاہراہ کو نمایاں کیا جائے۔
2۔ مغربی علوم وفنون اور نظام تہذیب پر تنقید کر کے بتایا جائے کہ اس میں کیا کچھ غلط اور قابل ترک ہے اور کیا کچھ صحیح اور قابل اخذ ہے۔
3۔ وضاحت کے ساتھ یہ دکھایا جائے کہ اسلام کے اصولوں کو زمانہ حال کے مسائل و معاملات پر منطبق کر کے ایک صالح تمدن کی تعمیر کیسے ہو سکتی ہے اور اس میں ایک ایک شعبہ زندگی کا نقشہ کیا ہو گا۔
اس طریقے سے ہم خیالات کو بدلنے اور ان کی تبدیلی سے زندگیوں کا رخ پھیرنے اور ذہنوں کی تعمیر نو کے لیے فکری غذا بہم پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

2۔ صالح افراد کی تلاش، تنظیم اور تربیت

1۔ ایسے افراد جو پرانی اور نئی خرابیوں سے پاک ہوں یا اب پاک ہونے کے لیے تیار ہوں، جن میں اصلاح کا جذبہ موجود ہو، جو حق کو حق مان کر اس کے لیے وقت، مال اور محنت کی کچھ قربانی کرنے پر تیار ہوں۔
2۔ معاشرے میں صالح عنصر موجود ہے، مگر منتشر ہونے کی وجہ سے یا جزوی اصلاح کی پراگندہ کوشش کرنے کی وجہ سے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر رہا۔ انہیں چھانٹ کر ایک مرکز پر جمع کرنا، ایک حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح و تعمیر کرنا۔
3۔ انہیں گوشہ عافیت سے نکال کر میدان سعی و عمل میں لانا چاہتے ہیں۔
4۔ اگر یہ ہمارے مقصد، طریق کار اور نظام جماعت کو قبول کر لیں تو جماعت میں شامل کر لیتے ہیں۔
5۔ اسلامی نظام محض کاغذی نقشوں اور زبانی دعوں پر قائم نہیں ہو سکتی، جب تک اس کی پشت پر صلاحیتوں اور صالح افراد کی ایک کثیر تعداد موجود نہ ہو۔

3۔ اجتماعی اصلاح / اصلاح معاشرہ

1۔ ہماری ساری کوششوں کا مرکز یہ ہے کہ اُس ذہنی، اخلاقی اور عملی انارکی کو ختم کیا جائے جو پرانے جمودی اور نئے انفعالی رجحانات کی وجہ سے ساری قوم میں پھیل چکی ہے۔ تاکہ عوام وخواص میں صحیح اسلامی فکر، اسلامی سیرت اور سچے مسلمان کی سی عملی زندگی پیدا کیا جائے۔

2۔

3۔

4۔ نظام حکومت کی اصلاح

1۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کے موجودہ بگاڑ کو درست کرنے کی کوئی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک نظام حکومت درست نہ ہو جائے۔ اس لیے کہ تعلیم، قانون، نظم و نسق اور تقسیم رزق کی طاقتوں کے بل پر جو بگاڑ پھیل رہا ہے، اس کے مقابلے میں محض وعظ و نصیحت پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ اصلاح تب ہی ممکن ہے کہ اقتدار صالحین کے ہاتھ میں ہو۔

2۔ یہ تبدیلی لانے کے لیے رائے عامہ کی تربیت، عوام کے معیار انتخاب کو بدل کر، انتخاب کے طریقوں میں خرابیاں دور کر کے ہی صالح افراد کو اقتدار تک لایا جا سکتا ہے۔

3۔ اس طرح جو تبدیلی رونما ہو گی وہ دیرپا ہو گی ورنہ کسی بھی شارٹ کٹ سے اقتدار پر قبضہ دیرپا تبدیلی کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

منظم جد وجہد

اقتدار پر صدیوں سے قابض نظام کی جگہ ایک نئے نظام لانے کے لیے منظم جد وجہد کی ضرورت ہے۔ جس کے لیے مستعد اور قربانی دینے والی ٹیم درکار ہے۔ اس لیے "جماعت اسلامی نے کبھی ارکان کی تعداد کو اہمیت نہیں دی، اس کی نگاہ ہمیشہ ارکان کی کیفیت پر رہی ہے کیونکہ خام مال کی ایک بڑی تعداد جمع کے بجائے مٹھی بھر ایسے افراد ہوں جو سیرت صالحہ اور جذبہ صادق رکھتے ہوں، نظم میں مضبوط اور عمل میں سرگرم ہوں، آپس میں بنیان مرصوص کی طرح جڑے ہوئے ہوں تو اٹھ کر وقت کے سیلاب کو منہ موڑ سکتے ہیں اور واقعات کی رفتار کو اپنے عقیدے کے مطابق بدل سکتے ہیں۔ ۔۔ قافلے کو اپنے نصب العین کی طرف پیش قدمی کرنی چاہیے، جو ساتھ چل سکتا ہو وہ چلے، جو نہ چل سکے وہ الگ ہو جائے یا الگ کر دیا جائے۔ (سید مودودیؒ، آئندہ لائحہ عمل۔ ص۔78)

غیر شرعی نظام میں اسلام؟

- اسلام ایسا مذہب نہیں جو دوسرے مذاہب کی طرح ہر نظام زندگی کے اندر رہ سکتا ہو بلکہ وہ ایک مکمل نظام زندگی ہے جو تمام شعبہ حیات پر اپنا تسلط چاہتا ہے۔
- غیر اسلامی نظام میں اسلام کے پنپنے کا کوئی امکان نہیں بلکہ جو کچھ بچا کھچا ہے وہ بھی زیادہ دیر بچا نہیں رہ سکتا، خواہ اسے بچانے کے لیے وعظ و تبلیغ، تدریس و تالیف پر کتنا ہی زور لگا لیا جائے۔
- اصل خرابی کی جڑ کفر و فسق کی امامت و رہنمائی ہے جس کی بدولت خدا فراموش نظام قائم رہتا ہے۔
- جو لوگ اسلامی نظام زندگی پر ایمان لاتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ کفر و فسق کو امامت کے مقام سے ہٹا کر ایمان و عمل صالح کو اس مقام پر لانا چاہیے۔
- اس کام کے لیے تمام جائز و معقول تدابیر استعمال کرنی چاہیے، جن سے اصلاحی انقلاب ممکن ہوں۔

غیر شرعی نظام میں اسلام؟

- ❖ باطل کی جگہ باطل قائم کرنا، انگریز کی جگہ ہندوستانیوں کی کافرانہ حکومت لے آنا، اس کے لیے لڑنا مسلمان کا کام نہیں۔
- ❖ کافرانہ نظام کے اندر محض آئینی تحفظات اسلامی تہذیب کے بقاء کے لیے کچھ کام نہیں آسکتے۔
- ❖ ایک جہالت سے بچنے کے لیے دوسری جہالت میں پناہ لینا مسئلے کا حل نہیں۔
- ❖ مسلمانوں کے لیے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ اپنے اندر زندگی کی طاقت پیدا کریں اور اس طاقت کو صحیح سمت کی طرف بڑھنے کے لیے استعمال کریں۔
- ❖ مسلمان ہونے کی حیثیت میں جو چیز کم سے کم ہمارا مقصود بن سکتی ہے کہ یہ ملک اگر کلیتہً نہیں تو بڑی حد تک دارالاسلام بن جائے۔
- ❖ مسلمان کبھی مسلمان رہتے ہوئے نہ مغربی طرز نیشنلزم کا اختیار کر سکتا ہے اور لادینی جمہوریت کا حصہ بن سکتا ہے۔
- ❖ نظام حکومت کی اصلاح کے بغیر نہ منکر کو مٹایا جاسکتا ہے اور نہ اصلاح خلق کی کوئی سکیم ممکن ہو سکتی ہے۔

غیر شرعی نظام میں اسلام؟

- دین حقیقت میں اپنا غلبہ چاہتا ہے اور عملاً غالب نظام زندگی ہی کا نام دین ہے۔
- غالب نظام جو بھی ہو، اس کے تحت مطلوب نظام نہیں چل سکتا۔
- اسلام کا اصل تقاضا یہ ہے کہ وہ پورے نظام زندگی پر غالب ہو۔
- ایمان کی صداقت کا معیار یہ ہے کہ آدمی اس مقصد کے لیے اپنی جان لڑا دے۔

تبدیلی کیسے لائی جائے؟

- توسیع دعوت کے لیے جتنے وسائل میسر ہوں ان کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہم خیال بنایا جائے۔
- ان میں سے جو لوگ عملاً اس مقصد کے لیے کام کرنا چاہیں، انہیں جماعت میں شامل کر کے ایسی تربیت کی جائے کہ ایک صالح جماعت تشکیل پائے جو ایک متبادل قیادت کا بار اٹھانے کے لائق ہو سکے۔
- رابطہ عوام مہم چلانے سے پہلے ایسے افراد تیار کرنے کی ضرورت ہے جو بہترین فکری صلاحیتوں کے حامل ہوں کہ تعمیر افکار کے ساتھ ساتھ اجتماعی قیادت کے دہرے فرائض کو سنبھال سکیں۔ صالحین کو چھانٹ عوام کی قیادت کے لیے ایک ایسی جماعت تیار ہو جو ایک فرد اپنے اعلیٰ کردار اور صلاحیت سے علاقے کو عوام کو سنبھال سکے، اس کی ذات مرجع خلائق ہو۔
- ایک ہمہ گیر انقلاب کا یہی طریقہ ہے ورنہ تحریک کی تباہی ناگزیر ہے۔ اگر عوام کو تیار کر لیا جائے اور مقامی سطح پر قیادت میسر نہ ہو تو لوگ قیادت نااہل لوگوں کے سپرد کر دیں گے۔